ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

جو ساقی عرش سے آئی ہے پیمانے میں رکھ دینا
حریفِ بادۂ کوثر کو میخانے میں رکھ دینا

تجاوز کر سکے گا یہ نہ کبھی آدابِ محفل سے
مذاقِ ضبطِ غم تھوڑا سا پروانے میں رکھ دینا

رہے پیشِ نظر انجامِ عشرت تا کہ عشرت میں
خزاں آلودہ بھی اک پھول گلخانے میں رکھ دینا

پئیں گے پینے والے آپ ساقی پی سکیں جتنی
بقدرِ ظرف تو ہر اک کے پیمانے میں رکھ دینا

بگولے طوفِ مرگِ عشق سے تا ہو سکیں فارغ
مری میت ذرا دم بھر کو ویرانے میں رکھ دینا

بنانا ہے اسے بھی مرکزِ برقِ سرِ ایمن
اٹھا کر ایک سنگِ طور بتخانے میں رکھ دینا

اضافے اور کچھ ہو جائیں گے دنیائے وحشت میں
دلِ برباد کا اک ذرہ ویرانے میں رکھ دینا

اسے پروا نہیں تقلیدِ رہبر کی سرِ جادہ
شعورِ رہروی منزل کے دیوانے میں رکھ دینا

جو ہو تشریحِ کامل داستانِ حسن و الفت کی
کوئی ایسا بھی ٹکڑا میرے افسانے میں رکھ دینا

ازل میں دل کسی نے مجھ کو بخشا اور یہ فرمایا
یہ تصویرِ وفا الفت کے کاشانے میں رکھ دینا

آلم کچھ دیر تو ان سے رہیں چوٹیں برابر کی
ذرا تصویرِ دل تم آئینہ خانے میں رکھ دینا